خواب کی حقیت، خواب کا نبوت کا چھیالیس واں حصہ ہونا، تعبیر پوچھنے بتانے کا حکم وغیرہ

خواب وہ چیزیں یا واقعات جو انسان نیند کی حالت میں دیکھے [1]۔ عربی میں خواب کے لیے حُلم استعمال ہوتا ہے اسکی جمع احلام ہے اور رویا بھی کہا جاتا ہے خلاصہ یہ ہوا کہ خواب ایک ایسی کیفیت ہے جو نیند کی حالت میں انسان کو محسوس ہوتی ہے۔اس کیفیت میں انسان مختلف قسم کے واقعات اور مشاہدات کا سامنا کرتا ہے۔ارشادی باری تعالی ہے:

قَالُوا أَضْغَاثُ أَحْلَامٍ ۖ وَمَا نَحْنُ بِتَأْوِيلِ الْأَحْلَامِ بِعَالِمِينَ۔

لوگوں نے کہا" یہ تو پریشان خوابوں کی باتیں ہیں اور ہم اس طرح کے خوابوں کا مطلب نہیں جانتے"(سورۃ یوسف:44/12)

بَلْ قَالُوا أَضْغَاثُ أَحْلَامٍ بَلِ افْتَرَاهُ بَلْ هُوَ شَاعِرٌ فَلْيَأْتِنَا بِآيَةٍ كَمَا أُرْسِلَ الْأَوَّلُونَ۔

وہ کہتے ہیں" بلکہ یہ پراگندہ خواب ہیں، بلکہ یہ اس کی مَن گھڑت ہے، بلکہ یہ شخص شاعر ہے ورنہ یہ لائے کوئی نشانی جس طرح پرانے زمانے کے رسول نشانیوں کے ساتھ بھیجے گئے تھے"(سورۃ انبیاء:05/21)

اسلام میں رویائے صالحہ یا سچے خوابوں کو ایک ممتاز مقام حاصل ہے۔قرآن حکیم میں انھیں بشریٰ اور حدیث میں۔مبشرات" کہا گیا ہے۔سلوک و تصوف میں خواب کو کشف کا ایک قابل اعتماد ذریعہ اور الہام کا ایک مستند وسیلہ مانا جاتا ہے۔ بعض نامور صوفیہ اور مفکرین کو اپنی کتابوں یا رسالوں کا مواد و مضمون خواب ہی میں فراہم ہوا اور بعض علماء کے لیے علمی اشکالات کے حل کی رہنمائی کا ذریعہ بھی خواب ہی بنا۔قرآن حکیم میں صراحت کے ساتھ چھ خوابوں کا ذکر آیا ہے۔ان میں سے تین خواب تین عظیم پیغمبروں یعنی حضرابراہیمؑ، حضرت یوسفؑ اور حضرت محمد خاتم النبین ﷺ کے ہیں۔

سنت رسول میں رویائے صالحہ یا سچے خوابوں کے شواہد اس کثرت سے موجود ہیں کہ ان کا انکار کر دینا دین کے ایک شعبے کے انکار کرنے کے مترادف ہے۔ائمہ حدیث نے اپنی کتابوں میں خواب کے موضوع پر "کتاب التعبیر "کتاب الرؤیا" باب ماجاء في الرؤیا اور کتاب تعبیر الرؤیا" کے عنوانات کے تحت اسی طرح مستقل ابواب قائم کیے ہیں جس طرح کتاب الایمان، کتاب الصلوۃ، کتاب الصوم، کتاب الزکوۃ

---

[1] فیروز اللغات

اور کتاب الحج قائم کیے ہیں، حضور ﷺ پر وحی کا نزول رویائے صادقہ ہی سے شروع ہوا۔ چنانچہ حضرت عائشہ کا بیان ہے کہ رسول ﷺ پر وحی کا آغاز سچے خوابوں سے ہوا۔ اس زمانہ میں آپ جو خواب دیکھتے تھے اس کی تعبیر روشن صبح کی طرح سامنے آتی تھی ۔ نبوت کی ۲۳ سالہ مدت کے دوران آپ برابر خواب کے ذریعے خوشخبریوں سے بہرہ ور ہوتے رہے۔ اللہ نے آپ علیہ السلام کو بارہا خواب میں مستقبل کے واقعات سے آگاہ کرایا، جنت و جہنم کی سیر کرائی، ابرار و نجار کی سزا کا مشاہدہ کرایا۔

احادیث رسول ﷺ میں خواب کو جزو نبوت کہا گیا ہے۔ اس معنی میں متعدد احادیث مروی ہیں۔

امام نوویؒ (۶۳۱ء-۶۷۶ھ / ۱۲۳۳-۱۲۷۷ء) نے مسلم کی شرح میں تین روایات کو زیادہ مشہور بتایا ہے۔ یہ تین روایات وہ ہیں جن میں خواب کو نبوت کا ۴۶ واں، ۴۵ واں اور ۷۰ واں حصہ کہا گیا ہے ۔ یہ تینوں روایات امام مسلم اپنی جامع میں لے آئے ہیں۔ مسلم کے علاوہ دوسری کتابوں میں دوسری روایات مروی ہیں۔ امام طبری کا خیال ہے کہ روایات کا اختلاف خواب دیکھنے والے کے حال کی طرف راجع ہے۔ مومن صالح کا خواب نبوت کا ۴۶ واں جزء اور فاسق کا خواب ۷۰ واں جو ہو سکتا ہے۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ خفی خواب نبوت کا ہے ۷۰ واں اور جلی خواب ۴۶ واں حصہ ہوتا ہے ان سب میں سب سے مشہور روایت یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: رُؤْيَا الْمُسْلِمِ جُزْءٌ مِنْ سِتَّةٍ وَأَرْبَعِينَ جُزْءًا مِنَ النُّبُوَّةِ مرد صالح کا اچھا خواب نبوت کے اجزاء میں سے ۴۶ واں جز ہوتا ہے۔

یہ حدیث متعدد طرق سے مروی ہے اور اس باب میں سب سے مشہور وایت یہی ہے۔ امام بخاری نے اسی ایک حدیث کو کئی اسناد سے روایت کیا ہے ۔ امام مسلم بھی اسے کئی جگہ لے آئے ہیں ۔ دوسرے محدثین نے بھی اس حدیث کو متعدد طرق سے روایت کیا ہے ۔ شارحین حدیث نے اس حدیث کی مختلف شرحیں کی ہیں۔ امام خطابیؒ (۳۸۸-۳۱۹ھ) نے اس سلسلہ میں علماء کے تین اقوال نقل کیے ہیں۔

(۱) بعض علماء کی رائے ہے کہ وحی کی ابتداء سے لیکر وفات تک رسول ۲۳ سال دنیا میں رہے۔ مکہ میں آپ ﷺ نے ۱۳ سال اور مدینہ میں دس برس گزارے۔ مکہ میں پہلے چھ ماہ تک آپ کے پاس خواب میں وحی آتی رہی۔ یہ آدھ سال کی مدت ہے۔ اس لیے یہ مدت نبوت کی مدت کا ۴۶ واں جز ہوگئی۔

۲) ایک اور طبقہ کا کہنا ہے کہ اس کے معنی یہ ہیں کہ یہ علم نبوت کے اجزاء کا باقی جز ہے۔ نبوت رسول اللہ ﷺ کے بعد باقی نہیں ہے اور اس معنی میں یہ حدیث ہے: ذَهَبَتِ النُّبُوَّةُ وَبَقِيَتِ الْمُبَشِّرَاتُ (سنن ابن ماجہ: 3896) ارشاد رسول ﷺ میں خوابوں کو "مبشرات- بھی کہا

گیا ہے۔ حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: لَمْ يَبْقَ مِنَ النُّبُوَّةِ إِلاَّ الْمُبَشِّرَاتُ ". قَالُوا وَمَا الْمُبَشِّرَاتُ قَالَ " الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ "(بخاری:6990) نبوت میں صرف معشرات باقی رہ گئی ہیں۔

خواب دیکھنے والے کو مندرجہ ذیل آداب کالحاظ رکھنا چاہیے۔

(الف) خواب دیکھنے والا اپنا خواب حاسد اور دشمن سے بیان نہ کرے، ممکن ہے خواب سن کر اس کے دل میں حسد اور کینہ کی آگ زیادہ بھڑکے۔ اس کے علاوہ حاسد سے یہ بھی خوف ہے کہ وہ بری نیت سے اچھے خواب کی بھی خراب تعبیر بتائے تاکہ خواب دیکھنے والے کو نقصان پہنچے۔ نیز حاسد تنگ نظر اور بدنیت ہوتا ہے، اس سے یہ بھی خوف ہے کہ خواب بیان کرنے والے کو نقصان پہنچانے کی تدبیر کرے۔ حضرت یوسف علیہ السلام نے جب حضرت یعقوب علیہ السلام سے خواب بیان کیا تو انھوں نے نصیحت کی:

قَالَ يٰبُنَيَّ لَا تَقْصُصْ رُءْيَاكَ عَلٰٓى اِخْوَتِكَ فَيَكِيْدُوْا لَكَ كَيْدًا ۭاِنَّ الشَّيْطٰنَ لِلْاِنْسَانِ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ (یوسف:5/12)

کہااے میرے بچے اپنا خواب اپنے بھائیوں سے نہ کہنا کہ وہ تیرے ساتھ کوئی چال چلیں گے بے شک شیطان آدمی کا کھلا دشمن ہے

حضرت یعقوب نے انھیں اس لیے منع کیا کہ خواب سن کر حضرت یوسف کے بھائیوں کے دلوں میں حسد پیدا ہوگی اور وہ انھیں نقصان پہنچانے کی کوشش کریں گے۔

(ب) خواب دیکھنے والا اپنا خواب جاہل سے بیان نہ کرے۔ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے لا تقص الرؤيا إلّا على عالم أو ناصح (المطالب العالیہ) خواب بیان نہ کر مگر عالم یا خیر خواہ سے۔

(ج) صاحب خواب اپنا خواب بچہ اور عورت سے نہ کہے اور نہ قیدی کے سامنے اپنا خواب بیان کرے (۲) حضرت امام جعفر صادقؒ کا کہنا ہے کہ چار قسم کے لوگوں سے تعبیر پوچھنا مناسب نہیں ہے۔ (1) بے دین (۲) عورتیں (۳) جاہل (۴) دشمن (۳)

---

[2] تعطیر الانام 314 جلد 2

(1) خواب دیکھنے والا اپنے خواب کی تعبیر دن کے شروع میں پوچھے۔ رسول اللہ ﷺ سے صحابہ کرام فجر کی نماز کے بعد ہی خواب کی تعبیر دریافت کرتے تھے(۳)۔ علم تعبیر کے ماہرین بھی کہتے ہیں کہ خواب کی تعبیر دن کے شروع میں پوچھنی چاہیے۔

(د) تعبیر دریافت کرنے کے لیے موزوں ترین وقت طلوع فجر اور طلوع آفتاب کے درمیان ہوتا ہے اس وقت خواب دیکھے کم وقت گزرا ہوتا ہے، خواب کی یاد تازہ ہوتی ہے اور تعبیر بتانے والے کا فہم ودماغ بھی تازہ اور حاضر ہوتا ہے۔

شیخ عبدالغنی نابلسی کا بیان ہے کہ جس شخص کی خواہش ہو کہ اس کا خواب سچا ہو تو اسے چاہیے کہ سچ بولنے کی عادت ڈالے، جھوٹ، غیبت اور چغلخوری سے بچا رہے۔ اگر صاحب خواب جھوٹا ہو مگر دوسروں کے جھوٹ کو ناپسند کرتا ہے تو اس کا خواب بھی سچا ہو سکتا ہے۔ جو شخص خود بھی جھوٹ بولتا ہو اور دوسروں کے جھوٹ بولنے کو بھی ناپسند نہ کرتا ہو اس کا خواب سچا نہیں ہو سکتا اور انسان کے لیے مستحب یہ ہے کہ باوضو سوئے اس کا خواب سچا ہو گا۔ صاحب خواب اگر عفیف اور پاکدامن نہ ہو گا تو وہ خواب دیکھے گا مگر اسے یاد نہ رکھ سکے گا، نیت کی کمزوری، کثرت گناہ، غیبت اور چغلخوری۔ اسے خواب یاد نہیں رہتے۔ حضرت امام جعفر صادقؒ کہتے ہیں[3] کہ مرد عاقل پر واجب ہے کہ باوضو سوئے سوتے وقت اللہ کو یاد کرے اور یہ دعا پڑھے:

اللهم سَلَّمْتُ نَفْسِي إِلَيْكَ وَوَجَهْتُ وَجْهِي إِلَيْكَ وَفَوَّضْتُ أَمْرِي إِلَيْكَ والحادِثُ ظَهْرِي اليكَ لا مَلْجَاءَ مِنْكَ إِلا إِلَيْكَ تَبَارَكْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَيْتَ أَنْتَ الغَنِي وَنَحْنُ الفُقَرَاءُ اسْتَغْفِرِكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ اللهم أَرِنا الرؤيا صَادِقَةً عَارِيَةً صَالِحَةً غَيْرَ فَاسِدَةٍ غَيْرَ تَغْرِيَةٍ رافعةٍ غَيْرَ رَاضِيَةٍ "اے اللہ! میں اپنی جان تیرے حوالے کرتا ہوں، اپنا چہرہ تیری طرف کرتا ہوں، اپنا معاملہ تیرے سپرد کرتا ہوں اور اپنی کمر تیری طرف جھکاتا ہوں، تجھ سے کوئی پناہ نہیں سوائے تیری پناہ کے، اے ہمارے رب تو بابرکت ہے اور بلند ہے تو غنی ہے ہم فقیر ہیں۔ میں تجھ سے معافی مانگتا ہوں اور توبہ کرتا ہوں۔ اے خدا ہم کو سچا خواب جو صاف نیک ہو جو بغیر خرابی کے، بغیر چشم زخم کے رفعت اور عزت والا ہو، دیکھا۔

[3] ایضا